بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (یونس ، ۵۸)

فرما دیجیے یہ اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے ہے! اس پر خوشی منائیں وہ اُن کے سب دھن دولت سے بہتر ہے

عیدوں کی عید

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر
١

مظہری پبلیکیشنز کراچی اسلامیہ جمہوریہ پاکستان

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (یونس : ۵۸)

فرما دیجیے یہ اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے ہے اِس پر خوشی منائیں. وہ اُن کے سب دھن دولت سے بہتر ہے

عیدوں کی عید

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مظہری پبلیکیشنز

اے-۲۶۰۶، پی آئی بی کالونی ــــ کراچی-۵ (سندھ)

اِسلامیہ جمہوریۂ پاکستان

۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۲ء

WWW.ALMAZHAR.COM

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نے سب سے پہلے نورِ محمّدی (صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا فرمایا،[1] نبوّت سے سرفراز کیا،[2] درودوں کا سلسلہ شروع ہُوا ــــــ فرشتے پیدا ہُوئے تو وہ بھی دُرود و سلام میں شریک ہو گئے، اور جب وہ نورُ دنیا میں آیا[3] تو انسان بھی شریک ہو گئے[4] ــــــ اگر سمجھنے والے سمجھیں تو یہ بھی جشن کا ایک انداز ہے ــــــ اللہ اکبر! روزِ اوّل سے ذکرِ اذکار ہو رہے ہیں اور خوشیاں منائی جا رہی ہیں ــــــ اللہ کو اپنے پیاروں سے بڑی محبت ہے، اُن کی نشانیوں کو اپنی نشانیاں بنا دیا[5] اور تعظیم و تکریم کا حکم دیا[6] ــــــ اُن کے یادگار دنوں کو اپنا یادگار دن بنا دیا[7] اور ارشاد فرمایا ــــــ اور اُنھیں اللہ کے دن یاد دلاؤ[8] ــــــ انبیاء علیہم السلام کا یومِ ولادت بھی اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے۔ یومِ ولادت کی اہمیت کا اندازہ قرآنِ کریم سے ہوتا ہے ــــــ حضرت یحیٰی علیہ السلام کے لیے ارشاد فرمایا ــــــ "سلامتی ہو اُس پر جس دن وہ پیدا ہُوا"[9] ــــــ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم اِس جہانِ رنگ و بُو میں پیر کے دن تشریف لائے ــــــ آپ اظہارِ تشکّر کیلئے "پیر" کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، جب پوچھا گیا تو فرمایا ــــــ "اِس دن مَیں پیدا ہُوا اور اِسی دن مجھ پر وحی نازل ہُوئی"[10] ــــــ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی تاریخ بعض روایات کے مطابق ۱۲ ربیع الاوّل (۵۶۹ء) ہے جس کی تائید تین چار ہزار برس پُرانے شواہد سے بھی ہوتی ہے[11] ــــــ تو "پیر" کے دن اور ۱۲ ربیع الاوّل کو حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نسبت ہے اور نسبتوں ہی سے بلندیاں نصیب ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر احسان جتایا،[12] احسان اس لیے جتایا جاتا ہے تاکہ اُس کو یاد رکھا جائے، یاد کیا جائے، فراموش نہ کر دیا جائے ــــــ پھر خوشیاں منانے کا بھی حکم دیا[13] ــــــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کیا ــــــ "ہم پر آسمان سے خوانِ نعمت اُتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو، ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی"[14] ــــــ یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ "خوانِ نعمت" اُترے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس دن عید منائیں اور جب "جانِ نعمت" اُترے تو وہ دن عید کا دن نہ ہو؟ ــــــ جس رات قرآنِ کریم اُترا وہ رات ہزار مہینوں سے بہتر قرار پائے[15] اور جس دن وہ قرآنِ ناطق صلی اللہ علیہ وسلم اُترا اُس رات کی عظمت کا کیا عالم ہوگا! ــــــ شبِ قدر ہر سال منائی جاتی ہے تو وہ رات کیوں نہ منائی جائے جس رات آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲ (۲) اشعۃ اللمعات، ص ۴۷۴ (۳) سورۂ مائدہ، ۱۵ (۴) سورۂ احزاب: ۵۶ - ۵۷ (۵) سورۂ بقرہ: ۱۵۸ (۶) سورۂ حج: ۳۲ (۷) تفسیر خازن و مدارک (۸) سورۂ ابراہیم: ۵ (۹) سورۂ مریم: ۱۵ (۱۰) ابن اثیر: اُسد الغابہ۔ ج ۱، ص ۲۱ - ۲۲ (۱۱) بھاگوت پران، اسکند ۱۲، باب ۲، اشلوک ۱۸ (۱۲) سورۂ آل عمران: ۱۶۴ (۱۳) سورۂ یونس: ۵۸ (۱۴) سورۂ مائدہ: ۱۱۴ (۱۵) سورۂ قدر: ۳

تشریف لائے ! ـــــــ اللہ نے فرمایا: "اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو"[16] ـــــــ امام بخاری فرماتے ہیں سب سے بڑی نعمت تو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں[17] تو چاہیئے اُن کا چرچا کیا جائے ـــــــ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود برسرِ منبر اپنا ذکرِ ولادت فرمایا[18]، بعض صحابہ کرام کو حکم دیا اور انھوں نے آپ کے فضائل وشمائل بیان کیے[19] ـــــــ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سن ۹ھ/ ۶۳۰ء میں غزوۂ تبوک سے واپسی پر آپ کے سامنے منظوم ذکرِ ولادت فرمایا[20] ـــــــ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود منبر پر چادر شریف بچھائی اور انھوں نے منبر پر بیٹھ کر آپ کی شان میں قصیدہ پیش کیا[21]، آپ نے دعاؤں سے نوازا ـــــــ یہ تمام حقائق احادیث میں موجود ہیں۔

مشہور تبع تابعی حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں سناتے تو بڑا اہتمام فرماتے[22]، ہٹھیک ایسا ہی اہتمام جیسا آج علماء و مشائخ کی بعض محافل میں نظر آتا ہے۔ ـــــــ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذر و نیاز پیش فرماتے تھے[23] اور یہ طریقہ اَب تک رائج ہے ـــــــ ابنِ تیمیہ بھی محافلِ میلاد منعقد کرنے والے مخلصین کی تائید کرتے ہوئے اجر و ثواب کی بشارت دیتے ہیں[24] ـــــــ مجالسِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نئی چیز نہیں، صدیوں سے اس کا سلسلہ جاری ہے اور اس کی اصل عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے ـــــــ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمہ پابندی کے ساتھ یوم ولادت باسعادت پر کھانا پکا کر فقراء میں تقسیم کرتے تھے[25] ـــــــ خود حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ اور اُن کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا معمول تھا کہ ۱۲ ربیع الاوّل کو اُن کے ہاں لوگ جمع ہوتے، آپ ذکرِ ولادت فرماتے پھر کھانا اور مٹھائی تقسیم کرتے[26] ـــــــ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ مکہ معظمہ میں ایک محفلِ میلاد میں شریک ہوئے جہاں آپ نے مشاہدہ فرمایا کہ انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی ہے[27] ـــــــ مولوی رشید احمد گنگوہی کے مُرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ محفلِ میلاد کو ذریعہ نجات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتے اور کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کرتے[28] ـــــــ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ ۱۲ ربیع الاوّل کو ہر سال بڑے تزک و احتشام سے محفل میلاد منعقد کراتے جو نمازِ عشاء سے نمازِ فجر تک جاری رہتی پھر کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کیا جاتا اور مٹھائی تقسیم ہوتی، کھانا کھلایا جاتا[29] ـــــــ اللہ کے بعض فرشتے بھی کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کر رہے ہیں[30] تو یہ فرشتوں کی سنّت ہے ـــــــ سات سو برس پہلے فاضل جلیل امام تقی الدین سبکی علیہ الرحمہ علماء کی محفل

---

(۱۶) سورۂ ضحیٰ ۱۱، (۱۷) بخاری شریف، ج ۲، ص ۵۶۶ (۱۸) ترمذی شریف ج ۲، ص ۲۰۱ (۱۹) زرقانی، ج ۱، ص ۲۷ (۲۰) ابنِ کثیر، میلادِ مصطفیٰ، ص ۲۹-۳۰ (۲۱) بخاری شریف ج ۱، ص ۶۵ (۲۲) اقامۃ القیامہ، ص ۴۴ (۲۳) قرۃ الناظر، ص ۱۱ (۲۴) الدر الثمین، ص ۸ (۲۵) اقتضاء الصراط المستقیم (۲۶) الدر المنظم، ص ۸۹ (۲۷) فیوض الحرمین، ص ۸۰-۸۱ (۲۸) فیصلۂ ہفت مسئلہ مع تعلیقات، ص ۱۱۱ (۲۹) تذکرۂ مظہر مسعود، ص ۱۷۶-۱۷۷ (۳۰) سورۂ صٰفّٰت ۱

WWW.ALMAZHAR.COM

میں تشریف فرما تھے وہاں حسانِ وقت امام صرصری کا نعتیہ شعر پڑھا گیا جس میں ذکرِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وقت کھڑے ہونے کی آرزو کی گئی تھی، شعر کا سُننا تھا کہ سارے علماء کھڑے ہو گئے[۳۱] ــــ تو کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کرنا صلحاء اُمت کی بھی سنّت ہے ــــ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے تھے اور اس کو قبولیت کا ذریعہ سمجھتے تھے[۳۲] ــــ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے[۳۳] ــــ اور یہ بھی فرمایا، جس نے اسلام میں اچھا طریقہ نکالا اس کے لیے اس کا ثواب ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب بھی[۳۴] ــــ آپ نے یہ بھی فرمایا، ہر حال میں سوادِ اعظم[۳۵] اور جماعت وجمہور کے ساتھ رہو[۳۶] ــــ تو مجالس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین اور صلحاء اُمت کی سنّت ہے اور اُن کے عمل سے ثابت ہے ــــ

محبّت کی فطرت ہے کہ عاشق ہمیشہ اپنے محبوب کی تعریف و توصیف اور ذکر اذکار سُننا پسند کرتا ہے بلکہ دل سے چاہتا ہے کہ ہر وقت اُس کا ذکر ہوتا رہے، کوئی ایسا عاشق نہ دیکھا جو محبُوب کا ذکر کرنے والے سے اُلجھتا ہو اور اس کو بُرا بھلا کہتا ہو کیونکہ یہ محبّت کی فطرت کے خلاف ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اصل خوشی منانا تو یہ ہے کہ ہر دن اور ہر آن ظاہر و باطن میں سنّتوں پر عمل کریں پھر ہر سال محبُوب ربّ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کی خوشی منائیں جس طرح ہمارے اُن اکابر و اسلاف نے خوشی منائی جن کے دَم سے اسلام کی رونق ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کے اُستاد شاہ عبدالغنی محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے خوب فرمایا ــــ "میلاد شریف کی خوشی کرنے میں ہی انسان کی کامل سعادت ہے"[۳۷] ــــ اللہ تعالےٰ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی سچی محبت عطا فرمائے کہ ہم خود بخود سُنّت کے سانچے میں ڈھلتے چلے جائیں اور ہمارا وجود دوسروں کے لیے مینارۂ نور بن جائے۔ آمین ! بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بُولہبی ست

---

(۳۱) اقامۃ القیامہ (۳۲) اخبار الاخیار، ص ۶۲۴ (۳۳) مؤطا امام محمدؒ، ص ۱۰۴ (۳۴) مسلم شریف، ج ۳، ص ۱۸۷ (۳۵) مشکوٰۃ شریف، ج ۱، ص ۵۸ (۳۶) مشکوٰۃ شریف، ص ۳۱ (۳۷) شفاء السائل